REGD NO L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم: چہارشنبہ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۳	۲۳ امان ۱۳۲۸ ہش	۲۳ مارچ ۱۹۴۹ء	نمبر ۶۸

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۲ امان: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں:۔

—— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:۔

—— حضرت نواب عبد اللہ خان صاحب اور مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب کے لئے بھی احباب دعائیں جاری رکھیں

مسٹر کھوڑو کو بد انتظامی اور بے راہ روی کا مجرم قرار دیدیا گیا

آئندہ تین سال تک وہ کوئی پبلک عہدہ نہ سنبھال سکینگے

کراچی ۲۲ مارچ: آج شام گورنر جنرل ہاؤس سے ایک بیان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں مسٹر محمد ایوب کھوڑو کو وزیر اعظم سندھ کی حیثیت سے بد انتظامی اور بے راہ روی کا مجرم قرار دیا گیا ہے۔ نیز وہ آئندہ تین سال کے لئے ہر نوعیت کے پبلک عہدے اور آمدنی حاصل کرنے والی آسامی کے نااہل قرار دے دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ وہ صوبائی یا مرکزی مجلس قانون ساز یا اور کسی ادارے کے انتخابات کے لئے بھی کھڑے نہ ہو سکیں گے۔ یہ اعلان اس خاص عدالت کی سفارش پر جاری کیا گیا ہے۔ جو گذشتہ سال مسٹر کھوڑو پر بدعنوانیوں سے متعلق متعدد الزامات کی چھان بین کے لئے مقرر کی گئی تھی:۔

چودہری محمد ظفر اللہ خان کی ملٹری اکیڈمی کاکول میں تشریف آوری

ایبٹ آباد ۲۲ مارچ: حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان آج ملٹری اکیڈیمی کاکول تشریف لے گئے۔ آپ نے فوجی افسروں کی معیت میں اکیڈیمی کے مختلف شعبوں کا معائنہ کیا اور نو آموز کیڈٹوں کو تربیت حاصل کرتے ہوئے دیکھا۔

—— لندن ۲۲ مارچ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس اپریل کے آخر میں لندن میں منعقد ہونی قرار پائی ہے۔

ریاست جموں و کشمیر میں ناظم استصواب کے تقرر کا اعلان

عارضی صلح کے معاہدے کیلئے حالات بہت سازگار ہیں!

کراچی ۲۲ مارچ: آج شام لیک سکسیس کراچی اور نئی دہلی سے بیک وقت اعلان کیا گیا ہے کہ امیر البحر چسٹر ولیم نمٹس کو ریاست جموں و کشمیر میں ناظم استصواب مقرر کیا گیا ہے۔ امیر البحر نمٹس کی عمر اس وقت ۶۴ سال ہے۔ وہ امریکی بحری بیڑے میں نہایت نمایاں خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں وہ بحر الکاہل میں اتحادی کمانڈر انچیف تھے۔ امریکی بحری بیڑے سے ریٹائر ہونے کے بعد وہ آج کل سان فرانسسکو میں مقیم ہیں۔ اور رائے شماری کے انتظامات کے سلسلے میں سان فرانسسکو سے بہت جلد پاکستان و ہندوستان کے برصغیر پہنچنے والے ہیں۔ ان کا تقرر اتحادی قوموں کی انجمن کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹرائیگولی نے کشمیر کمیشن کے صلاح مشورے اور پاکستان و ہندوستان کی منظوری سے کیا ہے۔ ناظم استصواب کے کام کی تفصیل کمیشن کی ۱۹ جنوری ۱۹۴۹ء کی قرارداد کے پیرا نمبر ۳ میں پہلے ہی بیان کر دی گئی ہے۔

امید ہے اتحادی کمیشن پاکستان و ہندوستان کے نمائندوں سے مشترکہ ملاقاتوں کا دوسرا سلسلہ عنقریب کراچی میں شروع کرنے والا ہے۔ جس میں بالخصوص عارضی صلح کے معاہدے کے متعلق گفت و شنید کی جائیگی۔ عارضی صلح کی سب کمیٹی سے ایک اجلاس میں بات چیت کرنے کے بعد کمیشن نے امید ظاہر کی ہے کہ عارضی سمجھوتہ کے متعلق پاکستان کا جو نظریہ ہے اور اس سلسلہ میں ہندوستان کا جو رویہ رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے عارضی صلح کا ایسا معاہدہ مرتب کرنا مشکل نہیں ہے۔ کہ جو دونوں کے نزدیک قابل قبول ہو۔

کشمیر کے متعلق تقسیم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

چوہدری ظفر اللہ خان کی طرف سے غلط خبروں کی پُرزور تردید

راولپنڈی ۲۲ مارچ: حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے آج یہاں ایک بیان دیتے ہوئے ان خبروں کی پُرزور تردید فرمائی۔ کہ جموں و کشمیر کی تقسیم کے متعلق کوئی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اسے جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اس بارے میں حکومت پاکستان نے عوام سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی ہے۔ جو بات طے ہوئی ہے اس کا سرکاری بیان میں تفصیل سے ذکر کر دیا گیا ہے۔ حکومت پاکستان نے یہ منظور کر لیا ہے کہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب کے ذریعے باشندگان جموں و کشمیر اپنے مستقبل کا آپ فیصلہ کریں۔

محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کیلئے دعا کی تحریک

(رقم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

عزیزی محمد عبد اللہ خان کی بیماری کچھ الجھ گئی ہے۔ علالت کا سلسلہ لمبا چل رہا ہے۔ بخار برابر رہتا ہے۔ ضعف روز بروز ترقی پر ہے معمولی سی ہاتھوں کو حرکت دینا بھی ان کو مشکل ہو رہا ہے۔ آواز نہایت نحیف اور کم نکلتی ہے۔ بات کی کوشش اور پانی کے گھونٹ سے ہانپنے لگتے ہیں۔ تمام احباب جماعت اور اصحاب حضرت مسیح موعود سے خصوصاً التجا ہے کہ دعاؤں پر زور دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس مرحلہ سے ان کو نکال کر تازہ زندگی بخشے۔ محض خدا کے کرم اور دعاؤں کے مقبول ہونے پر بھروسہ ہے۔

حضرت ام المومنین کی جانب سے بھی سب سے دعا کی تاکید ہے۔ والسلام

(مبارکہ بیگم)

چار فوجی مبصروں کی نئی دہلی سے روانگی

نئی دہلی ۲۲ مارچ: آج اقوام متحدہ کے چار فوجی مبصر نئی دہلی سے راولپنڈی روانہ ہو گئے۔ کشمیر میں عارضی صلح کی حدود پر عمل کرانے کے سلسلے میں انہیں کشمیر کمیشن کے فوجی مشیر لفٹیننٹ جنرل ڈلوائی نے بعض ہدایات دی ہیں۔

—— کراچی ۲۲ مارچ: وزیر اعظم خان لیاقت علی خان آج شام ریل کے ذریعہ ریاست بہاولپور کے دورے پر روانہ ہو گئے۔

پنشن یافتہ فوجیوں کو کمانڈر انچیف کا مشورہ

خوشاب ۲۲ مارچ: پاکستان کے کمانڈر انچیف جنرل ڈگلس گریسی نے پنشن یافتہ فوجیوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ اپنے بیٹوں اور دیگر رشتہ داروں کو پاکستانی افواج میں بھرتی کرائیں۔ اس طرح نہ صرف وہ اپنی خاندانی روایات اور عسکری خصوصیات کو برقرار رکھ سکیں گے۔ بلکہ قوم و ملک کی خدمت اور حفاظت کی سعادت بھی ان کے حصہ میں آئے گی۔ جنرل ڈگلس گریسی مشرقی پنجاب سے آئے ہوئے فوجی مہاجروں کی آبادکاری کا معائنہ کرنے اور محکمہ متعلقہ کی حسن کارکردگی کا جائزہ لینے کے سلسلے میں آج کل تھل پراجیکٹ کا دورہ کر رہے ہیں۔ [illegible] نے تھل پراجیکٹ کے ایک علاقے میں پنشن یافتہ فوجیوں کے درمیان تقریر کرتے ہوئے دیا۔ کل شام آپ خوشاب سے میانوالی تشریف لے گئے۔

قانون مزارعین کے متعلق سب کمیٹی کا تقرر

لاہور ۲۲ مارچ: گورنر مغربی پنجاب سر فرانسس موڈی نے قانون مزارعین کے متعلق رپورٹ کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو تین ممبران پر مشتمل ہے۔ ملک فیروز خان نون اس کمیٹی کے صدر ہوں گے۔ نیز اختر حسین اور پروفیسر حسن کو ممبر نامزد کیا گیا ہے۔ کمیٹی موجودہ حالات کا جائزہ لے کر قانون میں ترمیم کے متعلق سفارشات کرے گی۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شریک ہونے والا پاکستانی وفد

کراچی ۲۲ مارچ: آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں شریک ہونے کیلئے پاکستان کا وفد اس ماہ کی ۲۹ تاریخ کو نیویارک روانہ ہو جائیگا۔ یہ اجلاس ۵ اپریل سے نیویارک میں شروع ہوگا۔ وفد کی رہنمائی چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان فرمائیں گے۔ وفد وزیر خارجہ کے علاوہ امریکہ میں پاکستان کے سفیر ایم۔ اے۔ ایچ اصفہانی، کرنل عبد الرحیم خان اور خان بہادر اطاعت حسین خان پر مشتمل ہوگا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ... الیکٹرک پریس ... لاہور میں چھپوا کر دفتر روزنامہ الفضل ... سے شائع کیا۔

خواجہ عبدالرحیم کے خلاف پبلک انکوائری ختم ہو گئی

وکلائے استغاثہ اور صفائی کی بحث

ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

لاہور ۲۲ مارچ - آج حسب سابق ہائی کورٹ لاہور میں ٹھیک سوا دس نبجے سپیشل ٹریبونل کے روبرو خواجہ عبدالرحیم کمشنر (زیر تعطل) کی انکوائری شروع ہوئی۔ مسٹر سلیم نے بحث شروع کر لی تھی۔ لیکن وکیل استغاثہ ابھی تک ایوان میں نہ پہنچے تھے۔ وہ ۲ منٹ لیٹ آئے۔ اور چیف جسٹس کے اس امر کی طرف توجہ دلانے پر کہ جونیر کو جلد پہنچنا چاہیئے۔ شیخ منظور قادر نے معذرت چاہی اور آئندہ کے لئے محتاط رہنے کا وعدہ کیا۔

مسٹر سلیم نے بحث کو جاری رکھتے ہوئے کہا مرکز کو چٹھی بھیجنے اور گورنر کے ریمارکس بھیجنے میں جو تاخیر ہوئی۔ جس کے درمیان میں ہی گورنر نے گیارہ جنوری کو مداخلت کر دی۔ اس کے متعلق محض شک کیا جا سکتا ہے۔ حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ کاغذات کو روکے رکھنے میں خواجہ صاحب کا کوئی خاص ارادہ کارفرما تھا۔

مسٹر جسٹس شریف۔ خواجہ صاحب اور وزیراعظم میں ریمارکس کا ڈرافٹ منظور کر لینے کے متعلق جو تفہیم ہوئی تھی۔ کیا وہ زبانی تھی یا تحریری۔

مسٹر سلیم۔ مائی لارڈ زبانی

عدالت۔ گویا اس بارے میں جو تحریری شہادت پیر احسن الدین کی معرفت آئی ہے اسے تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور اس میں تو وزیراعظم صاف انکار کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے خواجہ صاحب کو کوئی ایسا مشورہ نہیں دیا۔

مسٹر سلیم نے کہا مسٹر غلام احمد پرویز کو فائل بھیجنا یا نہ بھیجنا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ کیونکہ شہادت استغاثہ ہی سے یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ ان کا براہ راست افسروں کے تعین اور تقرر کے سلسلہ میں تعلق نہ تھا۔

آخر میں سلیم صاحب نے کہا باقی رہا آخری الزام کہ نائب تحصیلدار کا دوبارہ رول بھیجنے کے سلسلہ میں دیانت سے کام نہیں لیا گیا۔ یہ بھی اسلئے کہ شاید بارہ کا عدد منحوس ہوتا ہے ضرور ۱۳ الزام لگنے چاہئیں۔ ورنہ جہاں تک شہادت استغاثہ کا تعلق ہے یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اس میں خویش پروری یا کسی قسم کی بددیانتی کو دخل ہے۔

عالی جاہ جہاں تک شہادت استغاثہ کا تعلق ہے سب کچھ محض شک وشبہ ہے۔ اور حضور جانتے ہیں کہ محض شک وشبہ کی بناء پر تو کسی کو سزا نہیں دی جا سکتی۔

وکیل استغاثہ کی بحث

مسٹر سلیم نے اپنی بحث دس بجکر ۴۵ منٹ پر ختم کی۔ اور دس بجکر ۵۵ منٹ پر شیخ منظور قادر نے اپنی بحث کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ الزام نمبر ۱ سے ۸ تک کے جواب میں یہ جو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس میں کوئی خاص ارادہ کارفرما تھا غلط ہے۔ میرے فاضل دوست

کا گویا یہ کہنا ہے کہ اگر کیس کا جلدی پتہ نہ چل جاتا تو ریمارکس جلد یا بدیر پہونچ جاتے۔ لیکن ایسا ہونے سے بھی الزام بجنسہٖ عائد رہتا۔ کیونکہ فائل کو نامکمل بھیجکر مرکز کو اندھیرے میں رکھنے کا الزام تو بدستور رہتا۔ اگر یہ ریمارکس اس وقت پہونچ بھی جاتے۔ جب تعین و تقرر کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ تو اس کا کیا فائدہ تھا۔ اعتراض ہونے پر صرف معذرت ہو سکتی تھی۔

آپ نے کہا مقصد یہ تھا کہ کسی نہ کسی طرح

۳ کو پہلا نوٹ لکھایا ۱۴ کو ختم کیا اور یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ انہوں نے یہ سب کچھ بحیثیت چیف سیکرٹری کیا ہے۔ اس پر محمد افضل خاں سے ۲ جنوری کی تاریخ ڈلوائی۔

گزٹ برانچ سے خفیہ رکھا

یہی نہیں خواجہ صاحب نے گزٹ برانچ سے بھی اس معاملے کو پوشیدہ رکھا اور پہلے عبدالرحمن اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سے بالا بالا ہی ڈاک کا خفیہ نمبر حاصل کرنے کی کوشش کی۔ غلام احمد پرویز کے نام یہ جانتے ہوئے فائل بھیجی کہ وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ کیا یہ سب باتیں یہ منوانے کے لئے

کافی نہیں کہ سارا بکھیڑا کسی خاص نیت سے کیا گیا۔ آپ نے کہا کہ مسٹر سلیم نے اپنی بحث میں اور ملزم نے اپنے بیان میں ان چار سوالوں کا ہرگز ذکر نہیں کیا جن کا پیر احسن الدین نے اپنے بیان میں ذکر کیا تھا اور جس کے آخر میں یہ ہے کہ یہ افسانہ کا سارا بکھیڑا وزیراعظم کے حکم سے کیا گیا یہ بھی غلط ہے۔

اعتماد و بے اعتمادی کا معاملہ

آپ نے کہا میرے فاضل دوست نے پیر احسن الدین کی ان باتوں پر تو اعتبار کر لیا ہے جو انہیں کسی رنگ میں فائدہ پہنچا سکتی ہیں لیکن باقیوں کے متعلق تاکید ہے کہ انہیں درخور اعتنا نہ سمجھا جائے۔ حالانکہ یہ تو خواجہ صاحب خود بھی تسلیم کرتے ہیں کہ راجہ حسن اختر

(بقیہ صفحہ آٹھ آخری کالم)

یہ ریمارکس سلیکشن بورڈ کی معینہ تاریخ کے بعد پہونچیں جو گیارہ جنوری کو منعقد ہونا تھا۔ اسکے بعد شیخ صاحب نے ایک انگریزی مقدمہ پڑھ کر سنایا۔ جس کے کوائف خواجہ صاحب کے مقدمہ سے ملتے جلتے تھے اور جس میں ملزم کو شور عبور دریا کی سزا دی گئی تھی — عالیجاہا یہ کوتاہی نہیں اور نہ یہ بھول ہے کیونکہ خواجہ صاحب کو معلوم تھا کہ گورنر نے ان کے خلاف ریمارکس دیئے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے انہوں نے فائل کو نامکمل بھیجا۔

آپ نے پیر احسن الدین کی کراچی سے آمد اور دلائی کو فائل پہنچانے کے حکم کا ذکر تفصیل سے کرنے کے بعد کہا حالات تقاضا کرتے ہیں کہ ہم تسلیم کریں کہ فائل ۲ جنوری کو خواجہ صاحب کو ملی اور خواجہ صاحب نے

قادیان کے ایک عزیز درویش کے نام

"خوشا نصیب کہ تم قادیاں میں رہتے ہو"
دیارِ غیر میں ہم مارے مارے پھرتے ہیں
تمہیں ملے گی ہمیشہ کی زندگی گویا
درِ حبیب سے دُوری مرے نصیب میں ہے
"تمہیں ہیں کوثر و تسنیم معرفت حاصل"
فلک کی سیر سے محظوظ ہو رہے ہو تم

خوشا کہ جلوہ گہِ لامکاں میں رہتے ہو
ہو خوش نصیب کہ دارالاماں میں رہتے ہو
تمہیں جو قربِ مسیحِ زماں میں رہتے ہو
وہ پھول تم ہو کہ جو گلستاں میں رہتے ہو
خدا گواہ کہ جنت نشاں میں رہتے ہو
ستارے بن کے رہِ کہکشاں میں رہتے ہو

مجھے زمین کی تاریکیوں نے گھیرا ہے
ضیائے نور ہو اور آسماں میں رہتے ہو

احسن اسمٰعیل گوجرہ

بقیہ صفحہ ۳ سے

مسلمان قوم کا کہیں نام و نشان بھی نہ رہتا۔ ہر ایک فرقہ دوسرے تمام فرقوں کو ناری اور صرف اپنے آپ کو ناجی سمجھتا ہے کیوں؟ یہ درست ہے کہ نہیں؟ اب سہروردی جس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے بھی تمام علماء دوسرے تمام مسلمان کہلانے والے فرقوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اگر باقی تمام فرقوں کو سواد اعظم یا اکثریت سمجھ لیا جائے۔ جس طرح کہ معاصر احمدیوں کے علاوہ سب فرقوں کو سواد اعظم یا اکثریت سمجھ کر فتوے لگا رہے ہیں۔ تو خود سہروردی بھی تو ایک غیر مسلم اقلیت ہی بن جاتے ہیں۔ باقی رہے اعتقادات کے مدارج اور احمدی اس لئے بیرون اسلام ہیں۔ کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیوض سے نبوت کا اجراء مانتے ہیں۔ تو خود سہروردی جس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں وہ تو آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشر نہیں۔ بلکہ اس سے بہت کچھ اوپر بیان کرتا ہے۔ اور اعتقاد رکھتا ہے کہ ؎

وہی جو عرش پہ مستوی ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

اب قرآن کریم نے جہاں حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ کے علاوہ دوسرے تمام نبیوں پر ایمان لانا تو ہر مسلمان کے لئے فرض قرار دیا گیا ہے۔ وہاں آنحضور علیہ الصلوٰۃ کے پہلے اور بعد کا کوئی امتیاز نہیں کیا گیا۔ مگر قرآن کریم میں صاف لفظوں میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ نبیوں کو ارباب من دون اللہ بنانے والے مشرک ہوتے ہیں۔ اب اگر اس فرقہ کو جس میں سہروردی داخل ہیں مسلمان قوم سے الگ کر کے اقلیت قرار دے دیا جائے۔ تو کہئے کیسی رہے۔ شیش محل میں رہ کر دوسروں پر پتھر چلانا عقلمندی کا کام نہیں کہلاتا۔

آخر میں ہم معاصر کی خدمت میں عرض پرداز ہیں۔ کہ موجودہ ایام میں قومی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کسی مسلمان کے شایان شان نہیں ہے۔

ریاست خیرپور اور قلات لیگ کے وفود

کراچی ۲۲ مارچ۔ یکم اپریل کو منعقد ہونے والے کل پاکستان ریاستی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے قلات کی ریاستی مسلم لیگ کا وفد نواب زادہ میر عبدالقادر خاں کی زیر سرکردگی ۳۰ مارچ کو واپس کراچی پہنچے گا۔ وہ کل ریاست کے سرداروں سے اہم گفت وشنید کرنے کے لئے کراچی سے قلات گیا تھا۔

خیرپور کی ریاستی مسلم لیگ کا وفد کل پاکستان ریاستی مسلم لیگ کے عہدیداروں سے گفت وشنید کرنے دارالحکومت میں آیا ہوا تھا۔ وہ بھی خیرپور واپس چلا گیا ہے اور اس کے بھی یکم اپریل تک واپس آجانے کی توقع ہے۔ (اسٹار)

روزنامہ الفضل
۲۳ مارچ ۱۹۴۹ء

تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا

اس دفعہ ہمارے جلسہ سالانہ کی دو خصوصیتیں ہیں ایک تو یہ کہ بجائے دسمبر کے اپریل میں منعقد ہو رہا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ ربوہ ہمارے نئے مرکز میں ہو رہا ہے۔ ان تغیرات کی وجہ پنجاب کے گزشتہ حالات ہیں۔ ان حالات نے دوسروں پر بھی بہت اثر ڈالا ہے۔ مگر ہم پر خاص اثر ہوا ہے۔ ہمارا مرکز قادیان جس کے ساتھ ہمارا دلی تعلق ہے ہمارے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ وہ قطعہ ارضی جس کو ہم مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بعد سب جگہوں سے زیادہ متبرک مانتے ہیں۔ حالات نے ہمیں وہاں آزادی سے آنے جانے سے روک دیا ہے۔ اس لئے ہم آجکل وہاں وہ عظیم الشان اجتماع بپا نہیں کر سکتے۔ جو شاید دنیا بھر میں حج کعبۃ اللہ کے اجتماع کے بعد سب سے بڑا دینی اجتماع ہوا کرتا تھا۔ دنیا بھر کے ہزاروں ہزار احمدی اس اجتماع میں حصہ لینے کے لئے مہینوں پہلے تیاری کرتے رہتے تھے۔ اور چند ایام کے لئے انتظار میں دن گن گن کر گزارتے تھے۔

سالانہ جلسہ تو قادیان میں اب بھی ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ خوش نصیب ہیں۔ جو اس میں شریک ہونے کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ الحمد للہ کہ درویشان مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ بھی اس سال ہندوستان کے دوسرے مقامات سے پچاس ساٹھ احمدیوں کو اس میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ جلد وہ دن لائے کہ ہم پھر اپنی آنکھوں سے دیار محبوب کی گلیوں میں پہلی سی چہل پہل دیکھیں۔ ہمیں پورا وثوق ہے۔ کہ ہمارا پروردگار مالک ارض و سماء زمین و آسمان کے اس مرکز کو واپس لوٹائیگا۔ اور شعائر اللہ کی زیارت سے ہماری آنکھیں پھر تروتازہ ہوا کریں گی ؎

جہاں نماند و چنیں نیز ہم نخواہد ماند

بے شک قادیان کے ذرے ذرے کے لئے ہر احمدی کا دل تڑپتا ہے۔ مگر جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی کئی بار فرما چکے ہیں۔ اینٹ اور گارے میں کچھ نہیں رکھا۔ بلکہ اس مقام کا تقدس اس وجہ سے ہے۔ کہ وہاں اللہ تعالےٰ کی رحمت کا چشمہ پھوٹا۔ اور ان ذروں نے ہمیں وہ مبارک وجود عطا کیا۔ جس نے ہماری مردہ روحوں میں نئی زندگی بھر دی۔ اور ہم کو اس قابل بنایا کہ ہم اللہ تعالےٰ کے دین کی کچھ خدمت کر سکیں۔ اس لئے قادیان ہمارا ہے۔ اور ہمیشہ ہی ہمارا رہے گا۔ لاکھ ہمارے راستے روک دیئے جائیں۔ ہمارے جسموں پر لاکھ پابندیاں عائد کر دی جائیں۔ لیکن ہماری روحیں ان جدائی کے ایام میں بھی قادیان کی مقدس گلیوں میں گھومتی پھریں گی۔ ہر چیز اپنے مرکز کی طرف جھکتی ہے۔ اس لئے ہماری روحیں بھی قادیان کی طرف ہی جھکی رہیں گی

جس طرح دریا کا تعلق اپنے منبع سے بھی ہوتا ہے۔ اور منبع سے نکل کر وادیوں اور میدانوں کو بھی سیراب کرتا ہے۔ اسی طرح کا الٰہی جماعتوں کا تعلق بھی اپنے مرکز سے ہوتا ہے۔ ہمارا مرکز اور منبع بے شک قادیان ہے۔ لیکن ہم نے بھی دریاؤں کی طرح اپنے منبع سے نکل نکل کر انسانی روحوں کی وادیوں اور میدانوں کو سیراب کرنا ہے۔ اگر پانی منبع ہی میں جمع ہوتا رہے۔ تو اس کا فائدہ ہی کیا ہے۔ اس لئے قانون قدرت اسکو ایسا نہیں رہنے دیتا۔ وہ اسکو بہاتا ہے تاکہ جائے، اور وادیوں اور میدانوں کو سیراب کرے۔

آج اسی قانون قدرت نے ہمیں زور سے دھکیل کر باہر نکالا ہے۔ کیونکہ ہم شاید سست رفتار ہو گئے تھے۔ اس لئے قانون قدرت نے کہا یہ چشمہ زمین کے اندر ہی اندر گزر کر زور سے دوسرے مقام پر بھی پھوٹے۔ تاکہ اس کا پانی اور بھی تیزی کے ساتھ نکل کر بنجر زمینوں میں پہنچ جائے۔

چنانچہ یہ چشمہ اور بھی زور کے ساتھ "ربوہ" میں پھوٹ نکلنے کو ہے۔ چشمہ تو ایک ہی ہے۔ پانی کا ذخیرہ ایک ہی ہے۔ جس طرح یہ چشمہ دنیا کے دوسرے مختلف مقامات میں پھوٹتا چلا آیا ہے۔ قادیان میں بھی پھوٹا ہے۔ اور اب قادیان کے راستہ سے ربوہ میں بھی پھوٹنے والا ہے۔ بلکہ دیکھو دیکھو وہ تو پھوٹ بھی چکا ہے۔

"ربوہ" میں ہمارا پہلا جلسہ اسی چشمہ کے نئے دہانہ کا پہلا فوارہ ہے۔ پانی تیزی سے اچھل رہا ہے کتنا خوشنما منظر ہے۔ آؤ آؤ پیاسی روحو۔ قافلہ در قافلہ آؤ۔ چشمہ ربوہ میں پھوٹ چکا ہے۔ پانی تیزی سے اچھل اچھل کر نکل رہا ہے۔ یہاں اس کا دھارا بنجر وادیوں کی طرف پھیرنا ہے۔

یہ مقام کبھی مقدس ہو چکا ہے یقیناً یہ مقام بھی مقدس ہو چکا ہے۔ اس سرزمین کو بھی رحمت کے پانی سے غسل دیا گیا ہے۔ کیونکہ اب اس سرزمین سے بھی اللہ تعالےٰ کے فرشتے از سر نو گزرا کرینگے اس سرزمین میں بھی آسمان کا دروازہ کھولدیا گیا ہے۔ اسکی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔ اسکی رسم افتتاح ادا ہونے والی ہے۔ ربوہ میں پہلا اجتماع ہونے والا ہے یہاں اللہ تعالےٰ کے فرشتے پھر اپنا رحمت کا گیت گانے والے ہیں۔ زمین پر کچھ نہیں ہوتا۔ جس کا پہلے فیصلہ آسمان پر نہ ہو چکا ہو۔ کیا آپ بھی رحمت کے اس گیت میں حصہ لیں گے۔ وہی پرانا مگر ہر وقت تازہ رہنے والا گیت جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک وادی غیر ذی زرع میں کبھی گایا تھا۔ وہی گیت ایک دفعہ پھر اس نئی وادی غیر ذی زرع میں بھی گایا جانے والا ہے "ربوہ" میں۔ ربوہ میں آؤ۔ تنہا تنہا آؤ۔ مجمع در مجمع آؤ۔ قافلہ در قافلہ آؤ۔

ماہ شہادت کے وسط میں موسم بہار کے شباب میں یہ جانفزا تقریب منائی جانے والی ہے۔ جب ہماری اناج کی فصلیں پک کر تیار ہو چکی ہیں۔ ہم نے جو بویا تھا کاٹنے والے ہیں۔ اگر ہم اناج کا بیج نہ بوتے تو یہ فصلیں کہاں سے آتیں؟ کل ہم نے جتنا بیج بکھیرا تھا آج اس سے دس گنا نہیں بیس گنا نہیں سینکڑوں گنا اناج ہمیں دعوت دے رہا ہے۔ کہ آؤ اور مجھے جمع کر لو۔ اور بھر لو اپنے کٹھلوں میں۔ لو اپنی محنت کا پھل۔ اس بہار کے موسم میں۔ ماہ شہادت (اپریل) کے عین وسط میں ہم نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک شجرہ طیبہ کا بیج بونا ہے۔ وہ شجرہ طیبہ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء
تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا۔

آؤ اس وادی غیر ذی زرع میں ہم سب نے ملکر دعاؤں کا بیج بونا ہے۔ ایسا بیج جس کی فصلیں ابدی ہیں۔ ایسی فصلیں جو قیامت تک دنیا کاٹتی چلی جائیگی اور ختم نہ ہونگی۔ یہ وہی دعاؤں کا بیج ہے۔ جس کا ایک مقدس دانہ ابراہیم علیہ السلام نے بویا تھا۔ مگر وہ ایک تنہا دانہ اتنا پھیلا کہ آج اللہ تعالےٰ نے ہم کو ہزاروں لاکھوں بیج بونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ لیکن یہ بھی غور فرمائیے کہ ان ہزاروں لاکھوں بیجوں کے بونے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جب تک ہم نئے عہد کے ساتھ اسی طرح اپنا سب کچھ اپنا مال اپنی اولاد ان دعاؤں کے ساتھ خدمت دین کے لئے وقف نہ کر دیں گے۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پیاروں کو وقف کیا تھا۔ ہمیں بھی اس کھیتی کو اسی طرح اپنے خون سے سینچنا ہے۔ جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے سینچا تھا۔ مگر اس بیج کو تو دیکھئے

ربنا انی اسکنت من ذریتی
بواد غیر ذی زرع عند بیتک
المحرم۔ ربنا لیقیموا الصلوٰۃ
فاجعل افئدۃ من الناس
تھوی الیھم وارزقھم
من الثمرات۔ لعلھم یشکرون
ربنا انک تعلم ما نخفی وما
نعلن۔ وما یخفی علی اللہ من
شیءٍ فی الارض ولا فی السماء
الحمد للہ الذی وھب لی
علی الکبر اسمٰعیل واسحٰق
ان ربی لسمیع الدعاء۔ رب
اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن
ذریتی ربنا وتقبل دعاء۔ ربنا
اغفرلی ولوالدی وللمؤمنین
یوم یقوم الحساب۔ (سورۃ ابراھیم)
امین

کیا ہر فرقہ ایک غیر مسلم اقلیت ہے؟

مسٹر جوشوا فضل دین صاحب کے ایک بیان کی تردید میں مسٹر احمد یار صاحب نے پاکستان ٹائمز میں لکھا تھا کہ احمدی ایک غیر مسلم اقلیت نہیں ہیں۔ اب مسٹر احمد یار صاحب کی تردید میں سید شریف حسین سہروردی کا روزنامہ معاصر مغربی پاکستان رقمطراز ہے۔ کہ مرزا بشیر الدین محمود (ایدہ اللہ تعالےٰ) اپنے ایک بیان میں مرزائیوں کو پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت قرار دے چکے ہیں۔ اور اس انوکھی تحقیقات کی بنا معاصر نے آپ کے ایک بیان کے مندرجہ ذیل الفاظ پر رکھی ہے۔

"مقام شکر ہے کہ پاکستان میں اس ذہنیت کو ذمہ دار حکام نے ظاہر نہیں کیا۔ انہوں نے کبھی یہ مطالبہ نہیں کیا۔ کہ اقلیتیں ہر روز اپنی وفاداری کا ثبوت دیا کریں"

ان الفاظ سے معاصر نے جو استنباط کیا ہے۔ وہ اس بیسویں صدی میں دوسری نئی نئی ایجادوں کی طرح واقعی ایک لاثانی ایجاد بندہ ہے۔ اگر مدیر معاصر اپنے نوٹ کے اس فقرہ پر غور فرما لیتے۔ کہ "امر واقع بھی یہی ہے کہ وہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت ہیں"۔ اور اپنی اس ذہنیت کو سامنے رکھ کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بیان کا مطالعہ فرماتے۔ تو بات شاید ذہن میں آ جاتی۔ اور سمجھ میں آ جاتا۔ کہ حضور ایدہ اللہ ایک اصول بیان فرما رہے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ جو بات کھینچ تان کر ان الفاظ سے نکل سکتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگر بعض تفرقہ پرداز اخبارات جو پاکستان میں مسلمان قوم کے درمیان باہمی نفرت پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور جن میں خود معاصر بھی شامل ہے۔ احمدیوں کو اقلیت بھی ظاہر کریں۔ تو پھر بھی ایسی ذہنیت کا اظہار درست نہیں ہو گا۔ جس ذہنیت کا حضور نے اپنے بیان میں ذکر فرمایا ہے۔ اور جس ذہنیت کو شکر کا مقام ہے کہ ذمہ دار حکام پاکستان نے ظاہر نہیں کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان ہی میں مسلمان قوم کے اتنے فرقے آباد ہیں جو ایک دوسرے کو کافر سمجھتے ہیں کہ اگر حکام ایسی ذہنیت ظاہر کرتے

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ کالم ...)

کمیونزم — اور — مذہب

(از مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے)

کمیونزم کے انسانیت کے لئے اور انسانی ترقی کے لئے مضر ہونے کا نہایت ہی خطرناک اور مضر پہلو یہ ہے کہ کمیونزم جبر کی اور زبردستی کرنے کی صرف تعلیم ہی نہیں دیتا بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں وہ تشدد اور جبر کی تلقین کرتا ہے اور اس جبر اور تشدد سے انسانی زندگی کا کوئی پہلو بھی محفوظ نہیں ہے۔ جو لوگ کمیونزم کے قائل ہیں ان کا نظریہ یہ ہے کہ تشدد اور طاقت کا استعمال کمیونزم کے لئے جائز ہے کیونکہ دنیا میں غرباء کی اکثریت ہے اس لئے غرباء کی طاقت اور اختیار میں ہے جب چاہیں امراء سے ان کا مال و متاع چھین لیں یا زبردستی ان کو ان کے مذہب پر عمل کرنے سے روک دیں۔ چنانچہ ابھی چند دن ہی ہوئے ہیں کہ اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ رومانیہ میں کمیونسٹ گورنمنٹ کے ماتحت پہلے بڑے کارخانہ داروں اور سرمایہ داروں کے خلاف کارروائی کی گئی اور اس سے طاقت حاصل کر کے درمیانہ درجہ کے لوگوں کو لوٹا گیا اور آخری خبر جو میں نے سول ملٹری گزٹ میں پڑھی ہے اس میں ایسے لوگوں کو بھی ملکیت سے برطرف کر دیا گیا ہے جن کے اپنے ذاتی مکانات تھے۔ اور ان کے مکانات کے ساتھ ڈیڑھ یا دو گھماؤں زمین تھی۔ جب ان لوگوں کو گھروں سے نکالا گیا ہے تو انہیں کپڑے۔ گھر کا سامان اور بستر وغیرہ سے بھی محروم کر دیا گیا ہے۔ اور یہ ساری کارروائی کسی باقاعدہ پولیس کے ذریعہ نہیں کی گئی بلکہ اس لوٹ میں بلا تمیز ہر قسم کے کمیونسٹ شامل تھے اور جو آدمی ذرا بھی مقابلہ کرتا تھا اس کو جان سے مارے جانے کا خطرہ تھا۔

دوسرا واقعہ جو پاکستانیوں کے لئے قابل غور ہے وہ پولینڈ کے مسلمانوں کی تباہی ہے جس زمانے میں مغلوں اور تاتاریوں نے روس کو فتح کیا ہے ان فتوحات میں پولینڈ کا ملک بھی شامل تھا۔ اس زمانے سے ہی پولینڈ میں کئی ہزار مسلمان پائے جاتے تھے۔ اور ان میں اکثر تاتاری نسل کے تھے اور اب کئی صدیوں سے عیسائی بادشاہوں کے ماتحت امن سے زندگی بسر کر رہے تھے لیکن پولینڈ پر کمیونسٹوں کا قبضہ ہونے کے بعد ان کا عرصہ حیات اس قدر تنگ کر دیا گیا ہے کہ ان میں سے بعض لوگ بھاگ کر انگلستان پہنچ گئے ہیں اور ان کا بیان ہے کہ پولینڈ میں مظالم کی وجہ سے اب مسلمانوں کی تعداد وہاں پہلے سے ⅓ رہ گئی ہے اور قریباً ⅔ حصہ مفقود ہو چکا ہے۔ باقی ماندہ لوگ یا تو قتل کر دیئے گئے ہیں یا روس کے کالے پانی سائیبیریا میں بھیج دیئے گئے ہیں کمیونزم مذہب کے اس لئے خلاف ہے کہ مذہب جبر و تشدد کے خلاف تعلیم دیتا ہے اور سلامتی امن اور رحم کی تعلیم دیتا ہے اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے سے منع کرتا ہے۔ یہ جذبات چونکہ جبر اور تشدد کے بالکل خلاف ہیں اس لئے کمیونسٹوں کا یہ دعویٰ ہے کہ مذہب آسودہ حال لوگوں نے اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے اختراع کیا ہے۔ انسان کو جو چیز دیگر حیوانوں سے ممتاز کرتی ہے وہ اس کا ذہنی ارتقا ہے۔ جس طرح ایک درخت کھلی فضاء میں بلندی کی طرف چلا جاتا ہے اور چاروں طرف پھیل کر اپنا توازن قائم کرتا ہے۔ اسی طرح انسانی ذہن بھی آزادی میں ہی زندہ رہتا ہے اور ترقی کر سکتا ہے۔ لیکن جب جبر اور تشدد سے کام لیا جائے اور طاقت کے ناجائز استعمال کو ایک قاعدہ اور قانون کی حیثیت دے دی جائے تو پھر انسانی ذہن کا ارتقا جو اس کو دوسرے حیوانوں سے ممتاز کرتا ہے پنپ نہیں سکتا۔ اسی وجہ سے کمیونزم جمہوریت کی بجائے ڈکٹیٹرشپ سے کام لیتی ہے اور ملک میں کسی دوسری پارٹی کے وجود کو برداشت نہیں کرتی اور عام پبلک کی حیثیت سیاسی، مذہبی اور اقتصادی نقطہ نگاہ سے محض غلامانہ رہ جاتی ہے۔ روس میں ایک کسان جو روزانہ مقررہ اوقات میں کام کرتا ہے اس کو ہمارے چوہڑے اور چماروں کی طرح غلہ کی شکل میں مزدوری دی جاتی ہے اور اس کی مقدار قریباً پچاس من سالانہ ہوتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہاں یہ مزدور ایک مالک کو چھوڑ کر دوسرے مالک کے پاس جا سکتا ہے۔ اور اپنی مزدوری میں کمی بیشی کرا سکتا ہے۔ کمیونزم کے ماتحت اپنے کارخانے یا کھیت سے کام چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ اور کسی کارخانے یا کھیت سے نقل مکانی کرنا ملکی قانون کے خلاف ہے اور فوجداری جرم ہے۔

یہ وحدت جبری اور مساوات جبری کی انتہائی بری مثال ہے۔ اس کے مقابلہ میں اسلام وحدت ارادی اور مساوات ارادی پیش کرتا ہے کہ جس سے تمام جماعت اپنی خواہش اور آزادانہ ذاتی ارادے سے مساوات قائم کرتی ہے۔ جس میں ایک بادشاہ اپنی خوشی اور ارادہ سے اپنی لڑکی اپنے غلام سے بیاہ دیتا ہے اور اپنے بعد اپنے تخت و تاج کا اس کو وارث قرار دیتا ہے بلکہ خود حضرت رسول کریم فداہ امی و ابی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی پھوپھی زاد بہن کو اپنے آزاد کردہ غلام سے بیاہ دیتے ہیں اور جب تک وحی الٰہی سے حکم امتناعی نہیں آتا اپنے غلام کو ابن محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہلانے کی اجازت دیتے ہیں۔ اس وحدت ارادی کو جماعت احمدیہ عملی جامہ پہناتی ہے۔ اسکی کچھ حقیقت بعد کسی مضمون میں بیان کی جائے گی۔

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء (جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کو نئے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔

(نظارۃ دعوۃ و تبلیغ)

جماعت احمدیہ کی تیسویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس شوریٰ ۱۵-۱۶ اپریل ۱۹۴۹ء کی درمیانی شب کو ربوہ میں منعقد ہوگی۔ اس اجلاس میں صرف بجٹ پیش ہوگا۔

اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس مشاورت

انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

حسب اعلان الفضل مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۴۹ء مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کیلئے مندرجہ ذیل اسماء گرامی ۲۰ مارچ ۱۹۴۹ء تک موصول ہوئے ہیں

۱۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے آکسن — ۲۸ مجالس کی طرف سے۔

۲۔ خان عباس احمد خانصاحب۔ — ایک مجلس کی طرف سے۔

۳۔ میاں عبد المنان صاحب عمر۔ — تین مجالس کی طرف سے۔

۴۔ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب۔ — ایک مجلس کی طرف سے۔

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پاکستان اپنے ہاں اجلاس عامہ منعقد کر کے ان ناموں میں سے کسی ایک کا انتخاب کریں اور جس کے حق میں ان کی مجلس کی کثرت رائے ہو اس سے اپنے نمائندگان کو اطلاع کریں۔ تاکہ وہ آپ کی مجلس کی صحیح طور پر نمائندگی کر سکیں۔

جن مجالس کی طرف سے نام تجویز ہوئے ہیں ان کے نمائندگان کو اجلاس انتخاب صدر کے موقعہ پر ضرور شامل ہونا چاہئیے۔ کیونکہ یہ نام از سر نو پیش ہوں گے اور صرف وہی مجالس نئے نام پیش کر سکیں گی جنہوں نے قبل ازیں تجویز کیا ہے۔

جن مجالس کی طرف سے ابھی تک نمائندگان کی اطلاع نہیں آئی وہ یکم اپریل ۱۹۴۹ء سے پہلے پہلے مرکز میں اطلاع بھجوا دیں۔ انتخاب صدر کا اجلاس ۱۶ / ۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کی درمیانی شب کو ٹھیک ساڑھے نو بجے شب جلسہ گاہ میں ہوگا۔ اس میں صرف مجالس کے نمائندگان ہی شریک ہو سکیں گے۔ غیر نمائندگان اجلاس کی کارروائی دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ مگر انہیں رائے دینے کی اجازت نہ ہوگی۔

اس اجلاس میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ جو ربوہ میں ہی ملے گا۔ نمائندگان اپنے ہمراہ قائد مجلس کی مصدقہ چٹھی لائیں۔ بغیر تصدیقی چٹھی کے ٹکٹ نہیں ملے گا۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۲ میکلوڈ روڈ لاہور

تحقیقاتی کمیشن کا امتحان

صدر انجمن احمدیہ کے جن امیدوار کلرکوں نے تاحال تحقیقاتی کمیشن کا امتحان پاس نہیں کیا ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تحقیقاتی کمیشن ان کا امتحان ۱۶ / ۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کی درمیانی شب کو بمقام ربوہ لیگا۔ ایسے امیدواروں کے نام افسران صیغہ جات ۸ اپریل تک دفتر نظارت علیا میں پہنچا دیں۔ اور ہر ایک امیدوار کی عمر تعلیمی قابلیت اور تاریخ تقرری سے بھی ساتھ ہی اطلاع دیں۔ چونکہ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں کلرکوں کی ابھی مزید ضرورت ہے اس لئے دوسرے نوجوان بھی جو میٹرک پاس یا میٹرک فیل ہوں اور سلسلہ کی خدمت کے لئے شوق رکھتے ہوں وہ بھی اس امتحان میں شامل ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کی درخواستیں ۸ اپریل تک دفتر نظارت علیا میں پہنچ جائیں درخواست میں عمر اور تعلیمی قابلیت کا اندراج ضروری ہے۔ نیز مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق اس امر کے متعلق کہ درخواست کنندہ مخلص احمدی ہے درخواست کے ساتھ شامل ہونی چاہئیے۔ نوٹ:۔ ہر امیدوار کے پاس بوقت امتحان سکول لیونگ سرٹیفیکیٹ یا سند کا ہونا لازمی ہوگا ورنہ اسے امتحان میں شامل نہیں کیا جائیگا۔ — ناظر اعلےٰ

برودھا مل پرنٹنگ لاہور

وراثت کے متعلق اسلامی احکام

از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب واقف زندگی

(گذشتہ سے پیوستہ)

احکام وراثت حسب قانون انگلستان

انگلستان کے قانون وراثت کے دو مأخذ ہیں۔

۱۔ ملک کا دستور قدیمی۔

۲۔ فیوڈل لاء

ان دونوں کا ماحاصل یہ ہے کہ جائیداد غیر منقولہ اسی خاندان میں رہے جس خاندان میں متوفی کے مرنے سے قبل تھی اور خاندان کی عزت و آبرو کو محفوظ رکھنے کے لئے جائیداد غیر منقسم رکھی جائے۔ اسی اصول کی بنا پر قانون انگلستان میں بڑا بیٹا وارث ہوتا ہے۔ اور چھوٹے بیٹے سب کے سب محروم رہتے ہیں اور بیٹی صرف بیٹوں کی عدم موجودگی میں وارث ہوتی ہے۔ اس طرح جو ترکہ باپ کی جانب سے بذریعہ ورثہ میں آتا ہے۔ اس کے قرابت دار مادری کبھی وارث نہیں ہو سکتے۔ لیکن جائیداد منقولہ کی تقسیم اس اصل پر مبنی ہے۔ کہ اس کے وارث صرف وہی لوگ ہوں جن کی خورد و نوش کی ذمہ داری متوفی پر عائد ہوتی ہے۔ لہٰذا زوجہ وارث ہوتی ہے اور لڑکے اور لڑکیاں بلا لحاظ ذکورت و انوثت مساوی وارث ہوتے ہیں۔

شوہر اگرچہ زوجہ کا محتاج نہیں ہوتا تاہم بسبب تعلق نکاح وہ بھی زوجہ کا جائیداد منقولہ کا وارث ہوتا ہے۔ لیکن جائیداد غیر منقولہ کی صورت میں شوہر وارث نہیں ہوتا بلکہ زوجہ کے دیگر ورثاء اس کے مالک ہوتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ زوجہ مذکورہ کی اولاد ہو تو اس صورت میں شوہر اپنی زندگی میں اس جائیداد سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ لیکن مرنے کے بعد پھر وہ جائیداد زوجہ مذکورہ کا ترکہ شمار ہو کر اس کے لڑکوں کو ملتی ہے اور لڑکوں کی عدم موجودگی میں دیگر ورثاء کو

جائیداد غیر منقولہ کی ترتیب وراثت

۱۔ بڑا بیٹا۔ جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا جائیداد غیر منقولہ حتی الوسع غیر منقسم رکھی جاتی ہے۔ اسلئے بڑے بیٹے کی موجودگی میں چھوٹے بیٹے محروم رہتے ہیں۔ اگر بڑا بیٹا فوت ہو جائے تو اس سے چھوٹا پھر اس سے چھوٹا۔

۲۔ بڑے بیٹے کا بیٹا۔ اگر بڑا بیٹا مر گیا ہو لیکن اس کی اولاد موجود ہو تو اس صورت میں جائیداد بڑے بیٹے کے بیٹے کو ملے گی۔ اگرچہ میت کے اور بیٹے زندہ ہوں۔ مثلاً متوفی کے دو بیٹے جان اور جیمز ہیں۔ جان خود تو فوت ہو گیا لیکن اسکے دو بیٹے ایڈورڈ اور ٹامسن زندہ ہیں تو اس صورت میں متوفی کی کل جائیداد غیر منقولہ ایڈورڈ کو ملیگی اور اس کا چھوٹا بھائی ٹامسن اور اس کا چچا جیمز محروم رہیں گے۔

۳۔ بڑے بیٹے کی بیٹیاں۔ اگر بڑا بیٹا مر گیا ہو لیکن اس کی لڑکیاں زندہ ہوں تو ان لڑکیوں پر کل جائیداد مساوی تقسیم ہوتی ہے

۴۔ باپ اگر بیٹا یا پوتا نہ ہو تو اس کے بعد حق وراثت باپ کو حاصل ہے۔

۵۔ بھائی اگر باپ نہ ہو تو میراث بڑے عینی بھائی کو ملتی ہے اور دوسرے سب بھائی محروم رہتے ہیں

۶۔ چچا۔ پر دادا

غرض وہ اقارب جو کہ اباء کی نسل سے ہیں اگرچہ وہ بعید ہوں زیادہ اولیٰ ہیں بہ نسبت ان اقارب کے جو امہات کی نسل سے ہوں۔ اور اگر جانب پدری کے کوئی وارث موجود نہ ہوں تو پھر جانب مادری کے ورثاء کو استحقاق حاصل ہے۔

جائیداد منقولہ

بادشاہ ہنری دوم کے عہد سلطنت میں جائیداد منقولہ کو مرنے والے کی زندگی میں تین حصص میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ ایک حصہ اس کی اولاد کو ملتا۔ دوسرا حصہ اس کی زوجہ کو اور تیسرا حصہ مرنے والے کی ضروریات میں خرچ ہوتا۔ مثلاً تجہیز و تکفین اور ادائے دیون وغیرہ۔ لیکن بعد میں یہ طریق تبدیل ہو گیا اور ہر شخص کو اختیار حاصل ہو گیا کہ وہ اپنے جمیع اموال منقولہ کو ہبہ کر سکتا ہے یا وصیت بحق ورثاء یا وارث خاص کر سکتا ہے۔ لیکن پھر بادشاہ ولیم اور ملکہ میری کے عہد میں پہلے طریق کو ہی رائج کیا گیا۔ اس کے بعد یہ صورت رائج ہوئی کہ متوفی کا ترکہ لارڈز اور مینرز کی وساطت سے اہالی کلیسہ کے حوالہ کیا جاتا۔ جو اس کے دیون ادا کرتے اور ورثاء میں تقسیم کرتے لیکن اس میں کچھ قباحتیں پیدا ہو گئیں اسلئے اس کے بعد مال متروکہ کا اہتمام متوفی کی زوجہ اور اس کے ورثاء قریب کے سپرد کیا گیا۔

ترتیب ورثاء

۱۔ زوج اگرچہ زوجہ مر جائے اور اس نے جائیداد منقولہ کے متعلق کوئی وصیت نہ کی ہو تو تمام جائیداد منقولہ اس کے شوہر کو ملتی ہے۔ لیکن وہ جائیداد جو کہ زوجہ کی زندگی میں زوجہ کی ملک میں نہیں آئی مثلاً کسی نے اس کو کچھ رقم ہبہ کی اور قبضہ کرنے سے قبل وہ مر گئی تو وہ جائیداد شوہر کے پاس صرف بطور ایڈمنسٹریٹر یعنی سربراہکار کے رہیگی۔ اور اس کے مرنے کے بعد پھر وہ جائیداد زوجہ مذکورہ کا ترکہ بن کر اس (زوجہ) کے ورثاء کو ملے گی۔

۲۔ زوجہ کے مرنے کے بعد اگر اس کی اولاد ہو تو پہلے زوجہ کو ترکہ کا $\frac{1}{3}$ حصہ ملتا ہے اور بقیہ اس کی اولاد کو اور اگر اولاد نہ ہو تو زوجہ کو $\frac{1}{2}$ حصہ دیگر باقی ورثاء قریبہ میں تقسیم کیا جاتا ہے

۳۔ اولاد زوج یا زوجہ سے باقی ماندہ مال یا ان کی عدم موجودگی میں کل مال متوفی کی اولاد کو ملتا ہے خواہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں حقیقی ہو یا اخیافی۔ بڑا لڑکا جو اموال غیر منقولہ کا حقدار ہے وہ بھی ان بھائیوں کے ہمراہ اموال منقولہ کا مساوی حقدار ہے اور اگر اولاد میں سے کوئی لڑکا فوت ہو گیا ہو تو اس کی اولاد باپ کی قائمقام ہو کر ایک حصہ لیتی ہے۔

۴۔ پوتے۔ اگر لڑکے نہ ہوں تو پوتے وارث ہوتے ہیں۔ خواہ وہ مختلف باپوں کی اولاد ہوں اس صورت میں وہ اپنے باپ کے قائمقام نہیں ہوتے بلکہ وہ مساوی حصہ دار ہوتے ہیں مثلاً اگر ایک باپ کے تین لڑکے ہوں دوسرے کے دو تیسرے کا ایک تو ترکہ ان کے آباء کے لحاظ سے تین حصص میں تقسیم نہیں ہوگا۔ بلکہ ان کے عدد رؤس کے مطابق چھ مساوی حصص میں تقسیم کیا جائے گا۔ لیکن اگر ان پوتوں میں سے کوئی مر گیا ہو اور اس کے لڑکے زندہ ہوں تو وہ اپنے باپ کی قائمقامی کا حصہ پائیں گے۔

۵۔ باپ۔ بیٹوں اور پوتوں کی عدم موجودگی میں باپ وارث ہوتا ہے۔

۶۔ ماں۔ بھائی۔ بہن۔ باپ کی عدم موجودگی میں ماں بمعیت بھائی بہنوں کے وارث ہوتی ہے اس طریق پر کہ ماں کو $\frac{1}{2}$ حصہ اور بھائی بہنوں کو (بلا لحاظ ذکورت و انوثت اور بلا لحاظ عینی۔ علاتی یا اخیافی ہونے کے) $\frac{1}{2}$ حصہ ملتا ہے اور بھائی بہنوں کی عدم موجودگی میں کل ترکہ ماں کو ملتا ہے اگرچہ بھائی بہنوں کی اولاد موجود ہو اور ماں کی عدم موجودگی میں کل ترکہ بھائی بہنوں کو ملتا ہے۔

۷۔ اجداد و جدات۔ ماں اور بھائی بہنوں کی عدم موجودگی میں اجداد و جدات بحصص مساوی وارث ہوتے ہیں۔ اور ان کی موجودگی میں اعمام و عمات ماموں اور خالات سب محروم رہتے ہیں۔ اور جدّ پدری کی موجودگی میں جدۂ پدری اور جد مادری کی موجودگی میں جدۂ مادری محروم ہوتی ہیں۔ جیسے کہ باپ کے سبب سے ماں محروم ہوتی ہے۔

۸۔ قرابت داران قریب۔ اجداد و جدات کی عدم موجودگی میں ترکہ ہر اس قرابت دار کو ملتا ہے جو ایک ہی درجہ میں میت سے متصل ہو اور ان میں ذکورت و انوثت یا قائمقامی کا لحاظ نہیں کیا جاتا۔ خواہ ان کی قرابت جانب پدری سے ہو یا جانب مادری سے چنانچہ باپ کے بھائی اور ماں کی بہن کو مساوی حصہ دیا جاتا ہے اسی طرح اعمام اور عمات اور ماموں اور خالات کو بھانجے اور بھتیجے اور بھانجی اور بھتیجی کے ساتھ برابر حصہ ملتا ہے (ایکٹ وراثت بنگال مؤلفہ الیف ای ایلبر لنگ مترجم خان بہادر مولوی عبداللطیف صاحب صفحہ ۲۰۸ تا ۲۱۸)

ضابطہ تقسیم مذہب رومن کیتھولک

اس جگہ ایک فیصلہ درج کیا جاتا ہے۔ جو حکومت پرتگیز رومن کیتھولک نے مورخہ ۱۸ مئی ۱۸۳۲ء میں تقسیم ترکہ کے متعلق صادر کیا۔ مضمون فیصلہ حسب ذیل ہے۔

"جس وقت کوئی شخص بلا وصیت کرنے کے مر جائے تو اس وقت صاحب جج شخص متوفی کے اقرباء قریب میں سے چند شخص لے کر ایک جلسہ منعقد کریں گے اور بلا استماع روئیداد تقسیم ترکہ اس طرح کریں گے کہ نصف زوجہ کو اور نصف اولاد کو دیدیا جائے۔ اگر بعض ان اولاد میں سے نابالغ ہوں تو واسطے حفاظت ایمن اور سربراہکار اور محافظ تا زمان ان کے عدم بلوغ کے مقرر کئے جائینگے۔ اور اگر شخص مذکور لا ولد مر گیا تو کل ترکہ ورثہ قریب صحیح النسب کو یعنی قرابت داران قریب کو دیا جائے گا اور زوجہ کو اس ترکہ سے کچھ نہیں ملتا ہے اور اگر اولاد بالغ ہو تو ایسی مجلس منعقد نہیں کی جاتی ہے جس صورت میں میت وصیت کر گئی ہو تو صاحب جج حسب مضمون و مقصد وصیت کے ترکہ مذکورہ مستحقوں کے حوالے کریں گے۔ اور اس صورت میں ورثہ بالغ اور زوجہ سے مجلس منعقد ہوتی ہے اور کوئی تفرقہ ذکورۃ و انوثت کے نہیں کیا جاتا"

(کتاب نظائر عدالت دیوانی صدر جلد ۲ صفحہ ۲۲)

ذوی الفروض کے متعلق اسلام کے مجموعی قواعد

دیگر مذاہب کے متعلق مختصر سی تشریح کے بعد میں اب پھر اسلامی احکام توریث کی طرف آتا ہوں ذوی الفروض کی دو قسمیں ہیں ۱۔ نسبی ۲۔ سببی یہ تعداد میں بارہ ہیں جن میں سے چار مرد ہیں اور آٹھ عورتیں۔

ذوی الفروض نسبی حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ باپ ۲۔ دادا ۳۔ بھائی اخیافی ۴۔ بیٹی ۵۔ پوتی ۶۔ بہن حقیقی ۷۔ بہن علاتی ۸۔ بہن اخیافی ۹۔ ماں ۱۰۔ دادی حقیقی۔

ذوی الفروض سببی حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ خاوند ۲۔ بیوی

ان کے مقررہ حصص مندرجہ ذیل ہیں:۔

(باقی صفحہ پر)

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کے متعلق بعض ضروری کوائف

اب جب کہ موجودہ تعلیمی سال ختم ہو چکا ہے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دوستوں کی خدمت میں ان کے اپنے سکول کے بعض ضروری کوائف پیش کر دیئے جائیں۔ تاکہ وہ ہمارے علمی و تعلیمی مشاغل کا جائزہ لے سکیں۔ اور اپنے طور پر اندازہ کر سکیں کہ اُن کے سکول نے کس حد تک ترقی کی ہے۔ اور کہاں تک ان اغراض و مقاصد کو پورا کیا ہے جن کی تکمیل کے لئے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سکول کی بنیاد رکھی تھی۔

دینیات کے متعلق مساعی

سکول ہذا کے قیام کی اصلی غرض تو دینیات کی تعلیم دینا ہے۔ تاکہ ہمارے بچے میٹرک پاس کرنے تک علوم دینیہ میں اپنی عمر اور استعداد کے مطابق ماہر ہو سکیں۔ اور اسلامی ماحول میں تربیت پا کر آئندہ عمر میں احمدیت کا صحیح نمونہ بن سکیں۔

چنانچہ ہم نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے اس فرض کو پورا کرنے کی حتی الوسع پوری کوشش کی ہے۔ مروجہ دینی کتب۔ قرآن کریم۔ احادیث اور کتب سلسلہ و بانیٔ سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جو ہمارے نصاب کا حصہ ہیں۔ کی تعلیم کے علاوہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نے عملی پہلو پر بھی زور دیا ہے۔ چنانچہ ہمارے بعض طلباء خدا تعالیٰ کے فضل سے کمسنی میں ہی نماز تہجد ادا کرنے کا اہتمام کرنا سیکھ رہے ہیں۔ قرآن کریم حفظ کرنے کے پروگرام پر بھی عمل ہو رہا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال قرآن کریم کا دور حفظ ہو چکا ہے۔ یعنی سکول کے بچوں نے حصہ رسدی شروع سے لیکر آخر تک ایک قرآن کریم یاد کر لیا ہے۔ اور آئندہ سال انشاء اللہ طلباء ان حصوں کو یاد کریں گے جو امسال دوسروں کے حصہ میں آئے تھے۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک دور آئندہ سال بھی ختم ہو جائے گا۔ قرآن کریم کی تلاوت خوش الحانی سے کرنے کا شوق بھی بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے متعدد طلباء خوش الحانی اور صحت الفاظ کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کر سکتے ہیں۔ احادیث اور ضروری ادعیہ بھی ہر روز اسمبلی میں دہرائی جاتی ہیں۔ اور ہمارے طلباء ان ادعیۃ الرسول کو اپنی زندگی کی مشعل راہ بنانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ علوم دینیہ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ طلباء آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور قرآن کریم کے علوم پر تقریریں کرنے کی بھی مشق کر رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی عمر کے لحاظ سے کافی شہرت حاصل کر رہے ہیں۔ ہمارے ہفتہ واری اجلاس تو باقاعدگی سے جاری ہی تھے لیکن جو نکہ امسال عام پبلک اجلاسوں میں ہمیں اس سے قبل طلباء کو پیش کرنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ اس لئے طلباء کی استعداد اور صلاحیت کا صحیح اندازہ ہمیں اس اجلاس میں ہوا۔ جس میں چوہدری عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے نائب ناظر تعلیم و تربیت نے صدارت فرمائی۔ اور طلباء نے حالات حاضرہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت اور تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ یہ جلسہ دسمبر میں ہوا۔ اور فروری میں ہمارے دو طالب علم عزیز عبد اللہ عثمان عمر اور عزیز بزم شریف۔ احمد میونسپل بورڈ ہائی سکول گوجرہ کی دعوت پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ میں شریک ہوئے۔ اور اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت پر تقاریر کیں۔ اس اجلاس میں دو تین ہزار کی حاضری تھی اور ہمارے طلباء نے خدا تعالیٰ کے فضل سے مفوضہ مضامین کو نہائت قابلیت سے پیش کیا۔ اور انعامات اور ناموری حاصل کی۔ سکول میں تقریریں کرنے کے علاوہ احمدی و غیر احمدی اصحاب کے اصرار پر گوجرہ میں ہمارے طلباء نے ایک اور پبلک جلسہ میں حالات حاضرہ کے متعلق بھی تقاریر کیں۔ اور اپنا اور اپنے سکول کا نام روشن کیا۔ ذاں بعد فروری کے تیسرے ہفتہ میں طلباء کا سالانہ تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے صدارت فرمائی۔ اور محترم چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج جھنگ اور محترم سید باقر حسین شاہ صاحب تحصیلدار چنیوٹ نے جج کے فرائض سر انجام دیئے۔ اس تقریب پر حسب سابق بہت سے مقامی سرکاری اور غیر سرکاری معززین بھی شامل ہوئے۔ اور ہمارے طلباء کی تقاریر سے محظوظ ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

علمی و ادبی و مجلسی جدوجہد

ہر جمعرات کو ہر جماعت اپنے انچارج استاد کے ساتھ ایک جلسہ کرتی ہے جس میں طلباء کو تقریر کرنے مضمون پڑھنے اور حالات حاضرہ سے واقف رکھنے کے مواقع بہم پہنچانا مطلوب ہوتا ہے۔ ان ہفتہ واری اجلاسوں سے ہمیں یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ہم کن طلباء کو پبلک میں تقریر کرنے کا اہل بنا سکتے ہیں۔ ادبی شوق پیدا کرنے کی غرض سے ان اجلاسوں میں مذہبی ماہوار پر مضامین تیار کرنے کے علاوہ اساتذہ کی نگرانی میں علمی اور ادبی مضامین بھی تیار کرتے ہیں۔ اور اساتذہ اور دیگر زائرین سے تقریریں کروانے کا پروگرام بھی ساتھ ساتھ جاری رہتا ہے۔ اسی طرح بزرگان سلسلہ میں سے خوش قسمتی سے ہمارے ہاں ایک المنول موتی حضرت مفتی محمد صادق صاحب سلمہ ربہ کی چنیوٹ میں موجودگی برکت کا موجب ہے حضرت مفتی صاحب طلباء کو تین چار دفعہ خطاب فرما چکے ہیں جس سالانہ تقریری مقابلہ پر محترم ڈپٹی کمشنر صاحب نے صدارت فرمائی۔ وہ دراصل اس تقریب کا ایک حصہ تھا۔ جس میں طلباء کو حضرت مفتی صاحب کو ایڈریس اور پارٹی دینے کی سعادت نصیب ہوئی دیگر زائرین میں سے محترم ڈی۔ آئی۔ جی صاحب ملتان رینج خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے سکول کی ڈرل اور متعلقہ کوائف دیکھ کر سکول کی زائرین کی کتاب میں یہاں تک تحریر فرمایا تھا کہ جس طرح ہمارے بچوں کی تربیت ہو رہی ہے۔ اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ اور جس طرح ہمارا سکول بہترین اور مفید شہری مہیا کر رہا ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ محترم تحصیلدار صاحب بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری تعلیمی جدوجہد سے بہت متاثر ہیں۔ اور اس کا کئی بار اظہار فرما چکے ہیں۔ ان کا طلباء سے خطاب بھی اس پر شاہد ہے۔ نیز عرصہ زیر رپورٹ میں محترم خان بہادر شیخ فضل الٰہی صاحب کمشنر ملتان ڈویژن کی آمد بھی نیز محترم چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج جھنگ جو ہمارے سلسلہ میں داخل نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے نیک فطرت اور صالح حکام میں سے ہیں، کی ہماری مساعی سے دلچسپی اور سکول میں تشریف آوری بھی باعث مسرت ہے۔

محترمی سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا پیغام جو انہوں نے چنیوٹ میں تشریف لا کر اپنے بچوں کے نام دیا۔ وہ بھی قارئین الفضل کے ملاحظہ میں آ چکا ہے۔ زائرین میں ہماری خوش قسمتی سے برادر [illegible] الشکور صاحب کنزے جرمن نومسلم بھی شامل ہیں۔ جن کی خدمت میں طلباء کی الوداعی پارٹی میں ہمیں خوش آمدید کا ایڈریس پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور جن کے اعزاز میں جلسہ منعقد کر کے ہمیں کثرت سے احمدی و غیر احمدی معزز احباب اور حکام بالا سے ملنے اور گفتگو کرنے کا موقعہ میسر آیا۔

تعلیمی سرگرمی

۱۹۴۸ء کی میٹرک کلاس کا نتیجہ خدا تعالیٰ کے فضل اور احباب کی دعاؤں سے نہائت اعلیٰ تھا۔ اس کے بعد ہم نے اپنی طرف سے کوشش کی کہ ہم اپنے معیار کو بلند سے بلند تر کریں۔ اور خدا تعالیٰ کی توفیق سے ہم نے اپنے طور پر کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ لیکن امسال ہمارے مقامی ہائی سکول سے میٹرک کلاس میں متعدد ایسے طلباء شامل ہیں۔ جن کو ہم پورے طور پر اپنے سانچہ میں نہ ڈھال سکے۔ نیز دیگر نامساعد حالات۔ خصوصاً طلباء کے لئے بورڈنگ ہاؤس میں جگہ کی دقت۔ لائبریری کا عملاً فقدان۔ سائنس کے سامان میں کمی۔ سکول میں کمروں اور فرنیچر کی قلت ایسے امور ہیں۔ جن پر ہمیں اقتدار حاصل نہیں۔ بایں ہمہ ہم نے اپنی طرف سے پوری ذمہ واری سے کام کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ وہ ہماری ستاری فرما کر ہماری غفلت اور عیوب سے درگذر فرمائے گا۔ عام تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ہمارے غیر رسمی ہفتہ واری امتحانات اور باقاعدہ ماہانہ امتحانات دیگر جماعتوں میں اور پندرہ روزہ امتحانات میٹرک کلاس کے لئے ہمارے نزدیک بہت مفید ثابت ہوئے ہیں لیکن نتیجہ کا انحصار خدا تعالیٰ کے فضل اور بزرگوں کی دعاؤں پر ہے۔

سپورٹس

کھیل کے سامان اور میدان کی کمی کے باوجود ہم نے اپنے محدود ذرائع اور وسائل کے اندر سکول کی شہرت کھیل کے شعبہ میں بھی برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اور آئندہ سال انشاء اللہ باقاعدہ میدان بن جانے کے بعد مزید توسیع کی امید ہے۔ امسال قابل ذکر کامیابیوں میں سے "ربوہ" کے احمدی ٹورنامنٹ میں ہمارے طلباء کی کبڈی اور ہائی سکول جھمرہ کے مقابلہ میں ہاکی میں کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں اور نیک نیتی سے بچوں کی خدمت کرنے کی توفیق دے آمین

(ہیڈ ماسٹر سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ)

(بقیہ صفحہ ۵)

باپ $\frac{1}{6}$ - دادا $\frac{1}{6}$ - بھائی اخیافی $\frac{1}{6}$ خاوند $\frac{1}{2}$ و $\frac{1}{4}$ بیوی $\frac{1}{4}$ و $\frac{1}{8}$ بیٹی $\frac{1}{2}$ - بیٹیاں $\frac{2}{3}$ پوتی $\frac{1}{2}$ پوتیاں $\frac{2}{3}$ بہن حقیقی $\frac{1}{2}$ بہنیں حقیقی $\frac{2}{3}$ بہن علاتی $\frac{1}{2}$ بہنیں علاتی $\frac{2}{3}$ بہن اخیافی $\frac{1}{6}$ ماں $\frac{1}{3}$ و $\frac{1}{6}$ دادی حقیقی یا نانی $\frac{1}{6}$ - (آیات قرآن) مقررہ حصص چھ ہیں اور ان کی تقسیم بطریق ذیل ہے -

$\frac{1}{2}$ حصہ

۱ - خاوند کا (جبکہ بیوی متوفی کی اولاد یا اس کے بیٹے کی اولاد نہ ہو)
۲ بیٹی کا (جبکہ ایک ہو اور اس کا بھائی اس کے ساتھ نہ ہو)
۳ - پوتی کا (جبکہ بیٹی بیٹا - پوتا وغیرہ موجود نہ ہو)
۴ - بہن حقیقی کا - (جبکہ صرف ایک ہو اور میت کا بیٹا - بیٹی اور باپ نہ ہو)

$\frac{1}{4}$ حصہ

۱ - بہن علاتی کا (جبکہ حقیقی بہن موجود نہ ہو اور بیٹا بیٹی - باپ نہ ہو)
۲ - خاوند کا (جبکہ بیوی کی اولاد یا اس کے بیٹے کی اولاد ہو)
۳ - بیوی کا - (جبکہ خاوند کی اولاد یا اس کے بیٹے کی اولاد نہ ہو)

$\frac{1}{8}$ حصہ

۱ - بیوی کا (جبکہ خاوند کی اولاد یا اس کے بیٹے کی اولاد ہو)

$\frac{2}{3}$ حصہ

۱ - دو یا زیادہ بیٹیوں کا (جبکہ ان کا بھائی موجود نہ ہو)
۲ - دو یا زیادہ پوتیوں کا (جبکہ نہ بیٹی ہو نہ پوتا ہو)
۳ - دو یا زیادہ حقیقی بہنوں کا (جبکہ میت کی اولاد اور باپ دادا نہ ہوں)
۴ - دو یا زیادہ علاتی بہنوں کا (جبکہ حقیقی بہنیں نہ ہوں اور باپ دادا نہ ہوں)

$\frac{1}{3}$ حصہ

۱ - ماں کا (جبکہ میت کی اولاد اور اس کے بیٹے کی اولاد نہ ہو نہ دو بھائی نہ دو بہنیں ہوں نہ ایک بھائی اور ایک بہن ہو خواہ کسی قسم کی ہوں)
۲ - دو یا زیادہ بھائی بہنوں اخیافی کا

$\frac{1}{6}$ حصہ

۱ - باپ کا (جبکہ میت کی اولاد یا اس کے بیٹے کی اولاد ہو)
۲ - دادا کا (جبکہ باپ موجود نہ ہو)
۳ - ماں کا (جبکہ میت کی اولاد یا اس کے بیٹے کی اولاد - یا دو بھائی - بہنیں نہ ہوں)
۴ - دادی یا دادیوں کا (جبکہ وہ وارث ہو سکتی ہوں)
۵ - پوتی یا پوتیوں کا (ایک بیٹی کے ساتھ $\frac{2}{3}$ پورا کرنے کے لئے)
۶ - علاتی بہن یا بہنوں کا (ایک بہن حقیقی کیساتھ $\frac{2}{3}$ حصہ پورا کرنے کے لئے)
۷ - اخیافی بھائی یا بہن کا (جبکہ ان میں سے کوئی ایک ہو)

وقت آگیا ہے کہ تاریخ ہند کو جھوٹی کہانیوں اور فرضی واقعات سے پاک کیا جائے

پاکستانی تاریخ بورڈ کے سیکرٹری کا بیان

مسٹر ایم - بی احمد سکرٹری پاکستانی تاریخی بورڈ نے ۲۱ مارچ کو ایک پریس کانفرس میں بیان دیتے ہوئے فرمایا :-

گذشتہ ۲۵ سال میں غیر منقسم ہندوستان کے سربرآوردہ قومی مفکر تاریخی کتب نصاب کو از سر نو لکھنے کا مطالبہ کرتے رہے ہیں اب کم و بیش یہ مسلمہ امر ہے کہ اینگلو انڈین مصنفوں نے جو تاریخیں لکھی ہیں ان کا مقصد ہندوستان کو مختلف گروہوں میں تقسیم کرنا ہے

جن لوگوں نے سیاسی واقعات اور تاریخی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے - انہیں معلوم ہے کہ ہماری تاریخ میں کس طرح خطرناک طور پر اسلامی بادشاہوں - اسلامی علماء اور اسلامی تہذیب کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے -

ہم " لوگوں کا آئین اسٹائن اور نیوٹن سے مقابلہ کرنے کے عادی ہو گئے ہیں اور حکیم بوعلی سینا یا محمد ابن موسیٰ الخوارزمی، ابو القاسم، ابو الفدا یا ابو الوفا یا ابن رشد کی طرف رجوع نہیں کرتے اسی طرح ہمیں بتایا جاتا ہے کہ دنیا کے سب سے بڑے جرنل آٹیلا، سکندر اور نپولین ہیں اور حضرت علی رضؓ، طارق، خالد بن ولید رضؓ محمود غزنوی ملک کافور امیر تیمور، بختیار خلجی، بابر اور دوسرے جرنلوں کو نصاب کی کتابوں سے قطعی علیحدہ رکھا گیا ہے -

ہمیں بتایا جاتا ہے کہ مغل شہنشاہ بہت فضول خرچ تھے اور قومی خزانہ کا روپیہ ایسے مصارف میں خرچ کرتے تھے جنہیں شرع کی رو سے حق بجانب قرار نہیں دیا جا سکتا لیکن اورنگ زیب کی سادہ زندگی پر سرسری نظر بھی نہیں ڈالی جاتی - ہمیں آج تک یہ نہیں بتایا گیا کہ سابقہ مسلم رہنماؤں میں بہت سے حضرت عمر رضؓ اور اورنگ زیب کی طرح تھے یا موجودہ دور کے بعض رہنما کسطرح زندگی گذارتے ہیں عوام کے سامنے کبھی یہ بیان نہیں کیا جاتا کہ پاکستان قوم کے زعماء عوامی جلسوں جمعہ کی نمازوں اور نجی جماعتوں کے اجلاس میں کس بے تکلفی سے شریک ہوتے ہیں مسلمانوں نے پراپیگنڈے پر کبھی بھی اعتماد نہیں کیا -

یہ اس گہری سازش کا نتیجہ تھا کہ ہندو بچے دوایاتی طور پر مسلمانوں سے متنفر ہو جاتے تھے - مرہٹہ اور سکھ مسلمانوں سے نسلی طور پر نفرت کرتے تھے - راشٹریہ سیوک سنگھ زیادہ تر مرہٹوں پر مشتمل ہے - مہاتما گاندھی کا قاتل ناتھو رام گوڈسے بھی مرہٹہ ہے - مہاتما گاندھی کا صرف یہ قصور تھا کہ انہوں نے رواداری کے اعلیٰ نظریہ کی تبلیغ کی اور وہ چاہتے تھے کہ چند گمراہ ہندوستانی اخلاقی طور پر بلند ہو کر دنیا کی نظروں میں وقعت حاصل کریں اور انسانوں کی طرح عمل کریں - مہاتما گاندھی کے قاتل نے تاریخی واقعات کو صحیح طور پر لکھنے کی ضرورت کو اور بھی ناگزیر بنا دیا ہے ہندوستان اور پاکستان کے دونوں مستعمرات اب خود اپنے مالک ہیں ان دونوں کو اپنی تاریخیں دوبارہ قلمبند کرنے کا فیصلہ کرنا چاہیئے اور ان میں سے وہ فرضی واقعات نکال دینے چاہئیں جو انگلو انڈین مورخوں نے تاریخی نصابوں میں ٹھونس دیئے تھے

مسٹر فضل الرحمٰن وزیر تعلیم کے مشورہ کے بموجب حکومت پاکستان کو تعلیم کے اس پہلو کا پورا احساس رہا ہے - حکومت نے صحیح واقعات دریافت کرنے کے لئے ایک تاریخی بورڈ قائم کر دیا ہے اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ آباو اجداد کی غلطیوں اور غفلتوں کو قوم کی نظروں سے چھپا دیا جائے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی تسلیم کر لیا گیا ہے - کہ ان کے قابل فخر کارناموں کی پردہ پوشی نہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

وزیر خوراک کا دورہ مغربی پنجاب

کراچی ۲۲ مارچ - آنریبل مسٹر عبدالستار پیرزادہ وزیر خوراک، زراعت وصحت حکومت پاکستان ۲۵ مارچ سے ۴ر اپریل تک مغربی پنجاب کا دورہ کریں گے - اس دورہ میں وزارت خوراک کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر ایچ، ایس، ایم اسحق ان کے ہمراہ ہوں گے - موصوف مختلف منڈیوں مثلاً اوکاڑہ، رینالہ خورد، لائل پور اور کاموں کے میں غلہ کی فراہمی کے انتظامات کا جائزہ لیں گے - اور اپریل میں کاٹی جانے والی نئی فصل کو بہتر طریقوں سے فراہم کرنے کے سوال پر تبادلہ خیال کریں گے - نرخوں کو گھٹا کر کنٹرول کے عام نرخوں کی سطح پر لانے کے مسئلہ پر بھی غور کیا جائے گا - آنریبل وزیر خوراک ضلع منٹگمری میں نیلی فارم اور راہوالی میں شکر کے کارخانہ کو بھی دیکھیں گے -

موصوف فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور کی افتتاحی تقریب میں بھی شریک ہوں گے - اس کالج کا افتتاح ہز ایکسی لنسی خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل کر رہے ہیں - آنریبل وزیر خوراک لاہور سے راولپنڈی جائیں گے جہاں کشمیری مہاجرین کو خوراک مہیا کرنے کے مسئلہ پر غور وفکر کریں گے اور مہاجرین کے مختلف کیمپوں میں بھی جائیں گے - آپ مری بھی جائیں گے - جہاں ایبٹ آباد کے جنگل بانی کے کالجوں کے جلسہ ہائے تقسیم اسناد میں شریک ہوں گے - اس کے علاوہ آپ سروے آف پاکستان پرنٹنگ پریس اور دوسرے اداروں میں بھی جائیں گے تاکہ پاکستان کے نقشوں کی تیاری کے سلسلہ میں کام کی رفتار کو دیکھ سکیں -

پاکستان کی تجارت درآمد برآمد

کراچی ۲۲ مارچ - اپریل اور ستمبر کے درمیان پاکستان نے ریاستہائے متحدہ سے تجارت کے نتیجہ میں ۲۰ لاکھ ڈالر کمائے - اس عرصہ میں امریکہ کو ۳ء۳ کروڑ روپیہ کا مال بھیجا گیا اور ۲ء۵ کروڑ کا مال پاکستان آیا - اس کے علاوہ برطانیہ اور ایران سے بھی کافی مال آیا - پاکستان نے اس کے علاوہ برطانیہ - امریکہ روس - اٹلی سپین - چین کو جوٹ اور روئی بھیجی -

اپریل سے ستمبر ۱۹۴۸ء تک پاکستان سے امریکہ کو ڈیڑھ کروڑ روپیہ کی جوٹ - ایک کروڑ روپیہ کی اون پچاس لاکھ کی کھالیں وغیرہ بھیجی گئیں - اس کے بدلہ میں امریکہ نے مشینری گاڑیاں اور دیگر اشیاء بھیجیں ؎

فلسطینی عربوں کو پاکستان کی طرف سے مزید امداد

کراچی ۲۲ مارچ - امداد فلسطین کی پاکستانی مرکزی کمیٹی فلسطینی عربوں کی امداد کے لئے عنقریب ۲۵،۰۰۰ پاؤنڈ (تقریباً ۳،۳۴،۰۰۰ روپیہ) کی دوسری قسط روانہ کر رہی ہے - یہ فیصلہ کمیٹی مذکور نے اپنے اس اجلاس میں کیا جو پیر ۲۱ مارچ ۱۹۴۹ء کو وزیر اعظم کے مکان پر ہوا - اس اجلاس میں مندرجہ ذیل حضرات شامل ہوئے - مسٹر لیاقت علی خاں (صدر)، مسٹر تمیز الدین خاں (آنریری سیکرٹری)، مسٹر یوسف ہارون - سردار عبدالرب نشتر خواجہ شہاب الدین - مولانا شبیر احمد عثمانی - اور مسٹر صدیق علی خاں (ارکان)

امداد فلسطین کی پاکستانی مرکزی کمیٹی نے فلسطینی عربوں کی امداد کے لئے ۲۰،۰۰۰ پاؤنڈ (۲،۶۷،۱۵۰/۷/- روپے) کی پہلی قسط دسمبر ۱۹۴۸ء میں بھیجی تھی -

انسپکٹر پولیس کو سخت سزا

ڈھاکہ ۲۲ مارچ - چاٹگام کے ایک انسپکٹر پولیس کو ایک سال بامشقت قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ اس جرم کی پاداش میں ہوا ہے کہ اس نے کسی مجرم سے رشوت لی تھی -

شاہ برطانیہ کی صحت

لنڈن ۲۲ مارچ - محل سے جاری ہونے والے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بادشاہ کے دائیں پیر میں اپریشن سے سیلان خون کا سلسلہ بہت حد تک جاری ہو گیا ہے - اپریشن نو دن ہوئے ہوا تھا - آج کے اعلان پر بادشاہ کے چھ ڈاکٹروں کے دستخط ہیں -

مقدمہ میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست

لیگوس نائیجیریا مغربی افریقہ میں مخالفین نے جماعت کے خلاف ایک مقدمہ عدالت میں دائر کیا تھا جس کا نتیجہ ان کے خلاف نکلا اور خدا تعالےٰ نے اپنے سلسلہ کا بول بالا کیا - اب مخالفین نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کی ہے جس کی سماعت عنقریب ہونے والی ہے - احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ہماری جماعت کو پہلے سے زیادہ شاندار کامیابی عطا فرمائے اور اپیل کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو - آمین

(وکیل التبشیر)

ایک ضروری اعلان

مکرم مولوی محمد عنایت اللہ صاحب مرحوم بدوملہوی تاجر کتب قادیان کے ترکہ کی تقسیم کا معاملہ زیر غور ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی صاحب نے مرحوم سے کچھ لینا ہو یا مرحوم کا کوئی مال (نقدی وغیرہ) دینا ہو تو وہ دو ہفتہ تک مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں - مرحوم کا کوئی شرعی وارث اگر ہو تو وہ بھی اطلاع دے - ورنہ بعد میں ترکہ تقسیم کر دیا جائے گا -

ناظم قضاء سلسلہ احمدیہ ربوہ براستہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(باقی صفحہ ۲)

کی جائے - مسلمان قوم حیرت انگیز اور قابل رشک روایات کی حامل ہے اب وقت آ گیا ہے کہ پاکستان کے نوجوان ثقافت اور تہذیب کے ان رہنماؤں کے نقش قدم پر چلیں جنہوں نے تمام دنیا کی چھ سو سال تک قیادت کی ہے ہندوستانی تاریخ کی تمام جھوٹی کہانیاں اور بالکل فرضی واقعات نصاب کی کتابوں سے نکال دینے چاہئیں -

مجھے امید ہے کہ پاکستان کے فاضل تاریخدان وزارت تعلیم حکومت پاکستان کی اس تحریک کو تقویت دینے اور تاریخی بورڈ سے نصاب اور دیگر تاریخی کتابیں چھاپنے کے معاملہ میں تعاون کرنے کے لئے ضرور آگے بڑھیں گے -

صحیفہ نگاروں پر یہودیوں کا دباؤ

قاہرہ ۲۲ مارچ - امور خارجہ کی وزارت کے ایک ترجمان نے بیان کیا کہ مصر کی وزارت خارجہ کو مطلع کیا گیا ہے کہ اس وقت اسرائیل میں مزدوروں کے درمیان جو گڑبڑ پھیلی ہوئی ہے اور جو ہڑتالیں ہو رہی ہیں اور سیاسی ہنگامے ہو رہے ہیں انہیں دنیا کے سامنے پیش نہ کرنے کے لئے یہودی غیر ملکی صحیفہ نگاروں اور نامہ نگاروں پر زبردست دباؤ ڈال رہے ہیں - نہ صرف مقالوں پر سخت سنسر لگایا جاتا ہے بلکہ ٹیلیفون پر گفتگو کو بھی سنسر کیا جاتا ہے - جو نامہ نگار فوجی علاقے میں جانا چاہتے ہیں انہیں پرمٹ نہیں دئیے جاتے - اور جو لوگ ان علاقوں کے نزدیک پہنچ جاتے ہیں ان پر سخت نگرانی رکھی جاتی ہے - بعض صحیفہ نگاروں کو نکال دئیے جانے کی بھی دھمکی دی جاتی ہے - (ڈاسٹار)

روسی ریڈیو پر اردو میں نشریات

نئی دہلی ۲۲ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ ماسکو ریڈیو میں ہونے والے اردو کے نشریات کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا ہے - یقین کیا جاتا ہے کہ اب ان نشریات کی بہتر طور پر تنظیم کی جائے گی - نئے فیچر شروع کئے جائیں گے - زبان زیادہ سادہ رکھی جائے گی اور وقت زیادہ دیا جائے گا - یقین کیا جاتا ہے کہ اس تبدیلی کا سبب بی بی سی کا ہندوستانی زبان کا پروگرام ہے جو یکم اپریل کو شروع ہونے والا ہے - (ڈاسٹار)

رنگون ۲۲ مارچ - اطلاع مظہر ہے کہ باغیوں نے رنگون کے شمال مغرب میں تھاتے مقام پر چاول کی دو ملوں کو جلا ڈالا اور تین ہزار ٹن چاول برباد کر دیا - (ڈاسٹار)

(باقی صفحہ ۲)

کی فائل سے ریمارکس خود خواجہ صاحب نے ہٹا دئے کیونکہ اگر پیر صاحب کو بالکل نہ مانا جائے پھر کیس کی پوزیشن یہ ہے کہ خواجہ صاحب نہ چاہتے تھے کہ ان کے ریمارکس ان کے فائل کے ساتھ جائیں - راجہ حسن اختر کی فائل کے ریمارکس انہوں نے خود اڑائے - لیکن ریمارکس بہرحال دونوں فائلوں سے غائب ہیں -

چیف جسٹس - اگر چیف سیکرٹری کرسمس میں باہر نہ جاتے تو اس چٹھی کی کیا صورت ہوتی -

منظور قادر - مائی لارڈ وہ ایک رسمی خط ہوتا سفارش وغیرہ نہ ہوتی -

مسٹر جسٹس شریف - یہ بات قابل ذکر ہے کہ حافظ عبدالحمید نے افسروں کی جو فہرست تیار کی ہے اس میں راجہ حسن اختر کا نام نہ تھا -

شیخ منظور قادر - پھر حضور یہ لوگ ۲۴ اور ۲۵ کو کسی وقت انتہائی عدیم الفرصتی کے باوجود وزیر اعظم سے ریمارکس پر دستخط کروانے میں کامیاب ہو گئے ان فائلوں پر جو گذشتہ آٹھ ماہ سے معرض التواء میں تھیں -

چیف جسٹس - دراصل وزیر اعظم گورنر سے بھی تعلقات بگاڑنا نہیں چاہتے تھے اس لئے انہوں نے ان کے ریمارکس کے خلاف ریمارکس نہ دئیے - لیکن ڈسمس ہو جانے کے بعد تو یہ سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا -

شیخ منظور قادر نے کہا - اگر مقصد صرف یہ ہوتا کہ گورنر کے ریمارکس کی روشنی میں وزیر اعظم سے ریمارکس لئے جائیں تو اس کے لئے یہ ضروری نہیں تھا کہ فائل سے ریمارکس نکال ہی لئے جاتے - ان کو دکھایا جا سکتا تھا یا پھر ان کی نقل رکھی جا سکتی تھی اور اگر نکال ہی لئے تھے تو اس امر کا نوٹ تو فائل پر دیا جا سکتا تھا -

عالیجاہ خواجہ صاحب نے اگر یہ سب کچھ معمول کے مطابق ہی کیا ہوتا تو وہ اس قدر سارے معاملے کو خفیہ نہ رکھتے حتیٰ کہ گزٹ برانچ کے سپرنٹنڈنٹ کو بھی علم یہ امر مجبوری دیا گیا ہے اور پھر ایک سرکاری افسر کا سرکاری وقت میں سرکاری ملازم کو ایک پرائیویٹ قسم کے متعلق ۳۹-۴۰ چٹھیاں لکھواتے رہنا کیا فرائض منصبی سے پہلو تہی نہیں ؟

آپ نے کہا ہے کہ مرزا افضل حق کی دوسری دفعہ سفارش کرنے میں خویش پروری کا الزام عائد نہیں ہوتا کہ وہ کسی طرح بھی خواجہ صاحب کے رشتہ دار نہیں ہیں کافی نہیں - سوال تو یہ ہے کہ ایک افسر ایک آدمی کو ایک وقت میں کسی کام کے لئے بری طرح رد کرتا ہے لیکن دوسرے وقت میں وہی افسر اسی کام کے لئے اسی آدمی کی سفارش کرتا ہے اور ایسا کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیتا - کیا اس کے اس سارے عمل کے پیچھے کوئی خاص ارادہ یا نیت کارفرما ہے ؟

ٹھیک ڈیڑھ بجے شیخ منظور قادر نے اپنی بحث ختم کی اور چیف جسٹس نے جہانتک اس انکوائری کا ۲

ہو پبلک سے تعلق تھا اس سے ختم کرنے کا اعلان کیا -

ولز امر ۲۹ مارچ کی انکوائری خفیہ طور پر چیف جسٹس کے چیمبر میں ہو گی -